پروفیسر ڈاکٹر نثار محمدؒ چیئر مین
ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور

خبیث اور حرام اشیاء کی حرمت

(اسلام کا فلسفہ حلال وحرام طب جدید کے تناظر میں)

اسلام میں حلال اور حرام ماکولات کا تصور:

اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے اور وہ انسان کی فطرت اور اس کی جسمانی ضروریات سے بھی بخوبی واقف ہے اسی بناء پر جن چیزوں کا استعمال انسانی صحت کے لئے مضر ہے ان کو حرام قرار دیا گیا۔ اور جن اشیاء کا کھانا انسانی صحت کے مضر نہیں ان کے استعمال کی کھلم کھلا اجازت دیدی حلال اور حرام کے بارے میں قرآن کریم نے ایک بنیادی اصول وضع کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰئِثَ (1)

ترجمہ: وہ ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برے کوموں سے روکتا ہے اور ان کے لئے سب پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا (2)

ترجمہ: ان چیزوں میں سے کھاؤ جو زمین میں حلال اور پاکیزہ ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (3)

ترجمہ: ہم نے جو ستھری اور عمدہ چیزیں تمہیں دی ہیں وہ کھاؤ۔

درج بالا آیات میں دو لفظ استعمال ہوئے ہیں ان میں سے ایک حلال اور دوسرا طیب ہے۔

قواعد کی رو سے یہاں حلال کے لئے طیب کا لفظ اسم صفت کے طور پر استعمال ہوا۔ اور حلال کا لفظ طیب کا اسم موصوف ہے یہاں حلال کے ساتھ طیب کا لفظ اسم صفت کے طور پر استعمال کرنیسے مراد یہ ہے کہ ایسا حلال کھانا کھاؤ جو طیب بھی ہو گویا غیر طیب حلال کھانا شرعاً جائز نہیں ہے۔

طیب کا لفظ خبیث کی ضد ہے اور یہ مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

---

(1) الاعراف 7:157 (2) البقرہ 2: 168 (3) الاعراف 7 :160

i) حلال کھانے کے لئے (ii) پاک دامن عورت کے لئے۔

iii) کسی چیز یا جگہ میں بہت زیادہ خیر اور بھلائی ہو تو اس کے لئے شیٔ طیب اور بلدۃ طیبہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔(1)

طعام طیب سے مراد لذیذ اور عمدہ خوراک ہے۔(2)

اس کے برعکس قرآن کریم میں خبیث کا لفظ ہمیشہ طیب کے ضد کے طور پر استعمال ہوا ہے

ارشاد ہوتا ہے۔ الف: قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَ الطَّيِّبُ (3)

ترجمہ: کہہ دو کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوسکتے

ب: لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ (4)

ترجمہ: تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے جدا کردے۔

پ: وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (5)

ترجمہ: اوران کے لئے سب پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے۔

خبیث سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کو قرآن کریم نے حرام قرار دیا ہے ماکولات میں جب کسی چیز کا ذائقہ خراب ہو جائے اس میں سے بدبو آنے لگ اس کا رنگ متغیر ہو جائے تو اس کے لئے خبیث الطعم اور خبیث اللون کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں گویا تمام حلال ماکولات میں سے جب بدبو آنے لگ اس کا ذائقہ خراب ہو جائے یا اس کا رنگ متغیر ہو جائے تو اس پر خبیث کا اطلاق ہوتا ہے اور اس کا استعمال شرعاً جائز نہیں ہے۔اسی طرح جو جانور کسی بیماری میں مبتلا ہو تو حلال طریقے سے ذبح ہونے کے باوجود اس گوشت کو نہیں کھانا چاہئے کیونکہ اس کے گوشت پر بھی لفظ خبیث کا اطلاق ہوتا ہے اس کے علاوہ اگر کوئی گوشت یا پھل وغیرہ گل سڑ جائیں یا اس میں کیڑے پیدا ہو جائیں تو بھی اس پر خبیث کا لفظ صادق آتا ہے۔اور اس کے استعمال سے اجتناب میں انسانوں کی بھلائی ہے۔ غذائی اجناس کے ضمن میں اسلام نے اتنی فراخدلی کا مظاہرہ کیا ہے کہ اہل کتاب کے پاک اور حلال کھانے کو بھی مسلمانوں کے لئے جائز قرار دیا ہے ارشاد ربانی ہے۔

وَ طَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ (المائدۃ (5:5)

ترجمہ: اور تمہارے لیئے اھل کتاب کے گھروں کا کھانا جائز ہے۔

---

1) سبا 15:34 (2) لسان العرب بذیل مادہ ''طیب

(3) المائدہ 100:5 (4) انفال 37:8 (5) الاعراف 157:7

ذبح کا اسلامی طریقہ اور اس کی طبی افادیت

اسلام نے جانوروں سے گوشت حاصل کرنے کے لئے اسے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے قرآن کریم نے جانور ذبح کرنے کے لئے ذبح کے ساتھ ساتھ ذکیتہ کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔

ذکیتہ (1) کے لفظی معنی ہیں پاک کرنا اور کسی چیز کو قابل استعمال بنانا ہے رسول کریمؐ نے کسی بھی ایسے جانور کا گوشت کا کھانا حرام قرار دیا ہے جو بغیر ذبح کے زندہ جانور سے کاٹا گیا ہو۔

حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے

ان النبی صلعم قال. ما قطع من بھیمة وھی حیة فما قطع منھا فھو میته (2)

ترجمہ: نبی کریمؐ نے فرمایا ہے جس کسی نے کسی زندہ جانور کے گوشت سے جو ٹکڑا کاٹا وہ مردار ہے۔

جب رسول کریمؐ مدینہ تشریف لائے تو وہاں پر لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان کاٹ کر کھایا کرتے تھے آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ما قطع من البھیمته وھی حیته فھو میتة. (3)

ترجمہ: جس کسی نے کسی زندہ جانور کے جسم سے ٹکڑا کاٹا وہ مردار ہے۔

رسول کریم ﷺ کے فرمودات کی بناء پر لوگوں نے زندہ جانوروں کا گوشت کاٹنا ترک کر دیا اور اس طرح جانوروں کو ایک بہت بڑے ظلم سے نجات مل گئی۔ (4)

اسلام نے ذبح کا جو طریقہ بتایا ہے وہ جانوروں کو اذیت سے ہلاک کرنے کے مقابلہ میں کم تکلیف دہ اور سہل ہے اسلامی طریقہ پر ذبح کرنے سے جانوروں کے جسم کا تقریباً پورا خون بہہ جاتا ہے اور گوشت کا ذائقہ بھی بدبودار نہیں ہوتا اگر خون جانور کے جسم میں رہ جائے تو یہ گوشت کو جلد خراب کرنے کا باعث بنتا ہے اور گوشت میں سے بدبو بھی آنے لگتی ہے اور اس قسم کا گوشت کھانا بیماری کا باعث بنتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے:

ان رسول الله امر ان تحد الشفاء وان توارى عن البھا یم و قال اذا ذبح احدكم فلیجھز (5)

ترجمہ: رسول اللہؐ نے حکم دیا ہے کہ چھریاں خوب تیز کرو اور انکو جانوروں سے چھپا کر لے جاؤ اور جب ذبح کرو تو جلدی کرو۔

---

1) لسان العرب زیر لفظ "ذ ک ی" (2) سنن ابن ماجه ابواب الصيد باب ماقطع من البھیمة

(3) i) ترمذی کتاب الصید (ii) ابوداؤد کتاب الضحایا (iii) مسند احمد 218:5

(4) نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے پوری عالم کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ وما ارسلنک الا رحمة للعالمین . جانور بھی آپ کی رحمت سے مستفید ہوئے ہیں۔ (5) (i) ابن ماجه ابواب الذبائح باب اذا ذبحتم فاحسنو ا الذبح (ii) مسند احمد 108:2

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

ان اللہ کتب الا حسان علی کل شی فاذا قتلتم فاحسنو القتلہ واذا ذبحتم فاحسنو الذبح ولیحد احد کم شفر تہ ؤ ایرح ذبیھتۃ (1)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کی ہدایت فرمائی ہے اگر تم کسی کو قتل بھی کرو تو اسے بھی جلد از جلد انجام دو اور اگر ذبح کرنے لگو تو بھی چابکدستی سے کرو چھری کو اچھی طرح تیز کرو اور ذبیحہ کو آرام دو

ذبح کا طریقہ بتاتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلھم الذکاتہ فی الحلق (2)

ترجمہ: ابن عباسؓ رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ذبح کرنا حلق پر ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔ **ان الذکاۃ فی الحلق واللبۃ ولا تعجلو الا نفس ان تزھق** (3)

ترجمہ: جان لو کہ جانور کا ذبح کرنا حلق اور منحر پر ہے اور جانور کی کھال اتارنے میں جلدی نہ کرو۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں نحر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

نحر سے مراد گلا ہے اور یہاں حدیث شریف میں اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں پر جانور کو ذبح کیا جاتا ہے (4)

ذبح کرتے وقت اگر جانور کا سر تن سے الگ بھی ہو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ (5)

اسلامی طریقہ پر ذبح کرنے سے جانور کی گردن کے سامنے کی طرف خون کی چار نالیاں حبل الورید Jugular Veins اور شریان سباتی Carotid artesies یعنی گردن کی رگیں اور حرام مغز کٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے جانور فوراً بے ہوش ہو جاتا ہے اور خون دماغ تک پہنچنے کی بجائے تیزی سے باہر بہنے لگتا ہے حرام مغز کٹ جانے کے باعث دماغ اور جسم کا رابطہ منقطع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جانور اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کو زور زور سے مارتا ہے اور اس طرح اس کے جسم میں رکا ہوا خون بھی باہر بہہ جاتا ہے۔

یورپ اور امریکہ میں جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے پہلے اس کو بے ہوش کیا جاتا ہے اور اس کے لئے وہ جانور کے سر پر فائر کرتے ہیں یا ایک وزنی ہتھوڑا مارتے ہیں یا بجلی کا کرنٹ لگایا جاتا ہے بے ہوش ہونے کے بعد اسے الٹا لٹکا کر ایک مشینی آرہ کے ذریعے یا خود ہاتھوں سے اس کا سر گردن کی طرف سے کاٹا جاتا ہے۔ (6)

---

(1) (i) صحیح مسلم کتاب الصید باب الامر باحسان الذبح (ii) ابوداؤد کتاب الضحایا باب الرفق بالذبیحتہ

(2) صحیح بخاری کتاب الذبائح باب النحر والذبح (3) (i) ایضا (ii) سنن الکبریٰ للبیھقی

(iii) نصب الرایۃ لاحادیث الھدیہ 484:2 (4) صحیح بخاری کتاب الذبائح باب النحر والذبح

(5) احسن الفتاویٰ 540 تا 542 (6) طب نبوی اور جدید سائنس 502:2 تا 503

جدید طبی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ چوٹ لگنے کے بعد جسمانی بافتوں میں ایک کیمیات وی عنصر کا اخراج ہوتا ہے جس کو ہسٹامین (Histamine) کہتے ہیں ہسٹامین[1] سے خون کی نالیاں پھول جاتی ہیں اور ان میں زیادہ خون جمع ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے گوشت کا رنگ گہرا سرخ ہو جاتا ہے اور اس میں ایک خاص قسم کی بو پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ گوشت کھانے کا نہیں رہتا۔

اسی بناء پر قرآن کریم نے ان تمام جانوروں کا گوشت حرام قرار دیا ہے جس کو صحیح طریقے سے ذبح نہ کیا گیا ہو۔

قرآن کریم کے حرام کردہ جانور

قرآن کریم نے جن جانوروں کے گوشت کا کھانا حرام قرار دیا ہے ان کی تفصیل درج ذیل آیت میں دی گئی ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطِيْحَةُ وَ مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ [2]

ترجمہ: تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا گیا ہے اور وہ جانور جس پر کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو گلہ گھونٹ کر یا چوٹ سے یا بلندی سے گر کر یا سینگ مارنے سے مر گیا ہو اور جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو مگر جسے تم نے ذبح کر لیا ہو اور وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا جائے اور یہ کہ جوئے کی تیروں سے تقسیم کرو یہ سب گناہ ہیں۔۔ پھر جو کوئی بھوک سے بیتاب ہو جائے لیکن گناہ پر مائل نہ ہو تو اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ [3]

ترجمہ: کہہ دو کہ اس وحی میں جو مجھے پہنچی ہے کسی چیز کو کھانے والے پر حرام نہیں پاتا جو اسے کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے یا وہ ناجائز ذبحہ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے پھر جو شخص بھوک سے بے اختیار ہو جائے ایسے حال میں کہ نہ بغاوت کرنے والا ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

درج بالا آیت میں جن جانوروں کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

المیتہ (مردار جانور) بیماری یا طبعی موت سے مر جانے والا یا اسلامی طریقہ کے بغیر ذبح کئے جانے والا جانور۔

(1) انسائیکلوپیڈیا آف میڈیسن اینڈ سرجری زیر لفظ Histamin (2) المائدہ 2:5 (3) الانعام 145:6

الدم (خون) اس سے مراد وہ خون ہے جو جانور کے ذبح کرنے کے بعد بہہ جائے اسی کو دم مسفوح (بہنے والا خون) بھی کہا جاتا ہے ذبح کرنے کے بعد جو تھوڑا بہت خون گوشت سے لگا رہے یا گوشت کے اندر رہ جائے وہ حرمت کے حکم میں نہیں آتا۔

خنزیر کا گوشت۔ خنزیر کو اردو میں سور اور انگریزی میں Pig کہا جاتا ہے اور اس کے گوشت کو PORK کہتے ہیں۔

المنخنقة: وہ جانور جو گلا گھٹنے سے مرجائے

الموقوذة: ضرب یا چوٹ سے بغیر ذبح کے مرجانے والا جانور

المتردیة: بلندی سے گر کر ہلاک ہونے والا جانور

النطیحة: سینگ کی چوٹ سے بغیر ذبح کے مرجانے والا جانور

ما اکل السبع: کسی درندے کی چیر پھاڑ سے مرجانے والا جانور

المیتة: مردار

قرآن کریم نے مردار جانور کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

شریعت میں میتہ سے مراد

ما فارقته الروح بغیر ذکاته وهی محرمة کلها (1)

ترجمہ: وہ جانور جو بغیر ذبح کے مرجائے یہ پورا کا پورا حرام ہے

تاہم اس میں مچھلی اور ٹڈی شامل نہیں ہے۔ کسی بھی جانور کے موت کی درج ذیل وجوہات ہوسکتی ہیں۔

بڑھاپے اور جسمانی کمزوری کی وجہ سے گویا وہ جانور اس قدر کمزور ہوگیا تھا کہ اس میں مزید زندہ رہنے کی سکت نہ رہی۔

کسی بیماری کی وجہ سے گویا اس کا جسم مختلف قسم کی بیماریوں اور جراثیموں کی آماجگاہ بن گیا اور اس کے جسم اور گوشت میں بگاڑ پیدا ہوگیا۔ (2)

وجہ کوئی بھی ہو اس قسم کے جانور کا گوشت کھانا انسانی صحت کے لئے مضر ہے اور اس سے انسان بیمار پڑ سکتا ہے اس کے علاوہ انسان کو بھی وہ بیماری لگ سکتی ہے جس کی بناء پر اس جانور کی موت واقع ہوئی ہے۔ عام طور پر جانور جراثیم یا وائرس سے بیمار پڑتے ہیں اور اسی سے ان کی موت بھی واقع ہوتی ہے اسی لئے قرآن کریم نے مردار کا گوشت مضر صحت ہونے کی بناء پر کھانے کے لیئے ممنوع قرار دیا ہے۔ (3)

---

(1) تاج العروس زیر لفظ "م و ت" (2) طب نبوی (ن) ص:153

(3) مع الطب فی القرآن الکریم 132 تا 134

(گوشت ۔۔۔۔۔۔۔ بیماری پیدا کرنے والے طفیلی کیڑوں کا منبع)

بہت ساری ایسی بیماریاں جو طفیلی کیڑوں کے باعث پیدا ہوتی ہیں وہ انسان کو ایسا گوشت کھانے سے لگتی ہیں جو خراب ہو یا صحیح طریقے سے پکا ہوا نہ ہو اسی بناء پر رسول کریم صلعم نے گوشت کو صحیح طریقے پر پکانے کا حکم دیا ہے آپ نے ہمیشہ اس طعام کو پسند فرمایا جو آگ پر صحیح طریقے سے پکایا گیا ہو آپ کا ارشاد گرامی ہے۔

اطیب طعامکم مامسته النار [1] ترجمہ: تمہارا سب سے اچھا کھانا وہ ہے جو آگ پر پکایا گیا ہو۔

گوشت کو آگ پر صحیح طریقے سے پکانے سے اس کے اندر موجود جراثیم مر جاتے ہیں اور وہ کھانے کے قابل ہو جاتا ہے تاہم آگ پر پکانے سے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ وہ بالکل جل نہ جائے ورنہ اس کھانے میں موجود ضروری غذائی مواد بھی ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ فائدے کی بجائے نقصان کا باعث بنتا ہے۔

(مردار کا گوشت ۔۔۔ انفکشن کا ایک ذریعہ)

ذبح نہ ہونے کی بناء پر مردار جانور کے جسم سے خون خارج نہیں ہوتا اور تمام کا تمام خون اس کے جسم کے اندر ہی جم جاتا ہے یہ گوشت اور منجمد خون بیماری پیدا کرنے والے جراثیم کے تیز تر نشو نما کے لئے غذائی مواد بہم پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ان جراثیم (مائیکروب) کی وجہ سے گوشت بہت جلد گل سڑ جاتا ہے اور یہ پھر انسانی استعمال کے قابل نہیں رہتا نزول قرآن کے وقت کوئی بھی ان سائنسی حقائق سے واقف نہیں تھا کہ بیماریاں کیسے پھیلتی ہیں اور مرض کو معبودوں کی نافرمانی پر محمول کیا جاتا تھا۔[2] پندرھویں صدی میں ایک اطالوی ڈاکٹر فرا ٹورڈ[3] Fracastord (1485-1553) نے اس بات کا پتہ چلایا کہ بیماریاں ننھی منھی مخلوق کے ذریعے ایک انسان سے دوسرے انسان کو لگتی ہیں اس کے کئی سو سال بعد بیماریوں کے پھیلاؤ میں جراثیم کے کردار کا صحیح سائنسی بنیادوں پر پتہ چلا۔

لوئس پاسچر Lauis Pasteur[3] نے 1857 میں بتایا کہ کسی چیز کے گلنے سڑنے کی وجہ اس چیز کے اندر ایک خاص قسم کے جراثیم کا پیدا ہونا ہے اور وہ بیماری کا باعث بنتا ہے۔

---

(1) مسند احمد 2:2 ص:282 (2) تاریخ طب ص:17 (2) ڈاکٹر فرا کاز مشہور اطالوی فزیشن ماہر فلکیات اور جیالوجسٹ تھا اس نے وبائی امراض کا بغور مطالعہ کیا۔ اور کہا کہ اسکا (دیکھیے انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا پیر لفظ "Fracas" سبب ننھی منھی مخلوق ہے جسکو جراثیم کہتے ہیں۔ انکے انہی تحقیقات کی بناء پر وہ پوری دنیا میں مشہور ہوئے۔

(3) Louis pasteur (1822-1895) فرانسیسی کیمسٹ اور مائیکرو بیالوجسٹ تھا اس نے چیزوں کے گلنے سڑنے کی وجہ دریافت کی۔ اور کہا۔ کہ مائکر وارگن ازم کی وجہ سے چیزیں سڑتی ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا (Pasteur)

19 ویں صدی کے اختتام تک جراثیم (مائیکروب) کی نشوونما کے لئے لیباٹریوں میں نئے نئے طریقے دریافت ہوئے کلچر ٹسٹ میں مائیکروب کے تیز تر نشوونما کے لئے ان کو خون یا گوشت میں رکھا جاتا ہے جس سے جراثیم (مائیکروب) کی تعداد لاکھوں کروڑں تک پہنچ جاتی ہے۔

عصر حاضر کے مائیکروبیالوجسٹ کو اس حقیقت میں کوئی شک وشبہ نہیں رہا کہ خون اور گوشت بہت ساری مائیکروب کے نشونما میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے مردار کا گوشت اور خون کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے کیونکہ یہ بیماری پیدا کرنے والے جراثیم (مائیکروب) کی بہترین آماجگاہ ہوتی ہیں۔[1]

(خون۔۔۔۔۔۔۔الدم۔۔۔۔۔۔۔Blood)

قرآن کریم میں خون کی حرمت کا ذکر درج ذیل آیات میں ہوا ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ [2]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ [3]

ترجمہ: تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کردیا گیا ہے

ایک اور جگہ خون کی مزید وضاحت کردی گئی کہ خون سے کس قسم کا خون مراد ہے۔

ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ [4]

ترجمہ: کہہ دو کہ میں اس وحی میں جو مجھے پہنچتی ہے کسی چیز کو کھانے والے پر حرام نہیں پاتا جو اسے کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے۔

یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ خون مختلف قسم کی بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیموں (Microbes) کے نشوونما کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔

اسی بناء پر لیبارٹریوں میں جب کسی مریض کے پیپ وغیرہ کو ٹسٹ کیا جاتا ہے تو اس کو خون یا اس سے تیار شدہ ایک مرکب میں ڈال دیا جاتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے پیپ کے جراثیم (مائیکروب) کی تعداد بڑھنی شروع ہو جاتی

---

1) Blood and flush in quran and science p: 4-7

(ii) مع الطب فی القرآن الکریم ص:134 تا 135 (iii) الاسلام والطب الحدیث ص:63

(2) البقرہ 173:2 (3) النحل 115:16 (4) انعام 145:6

ہے۔ پھر جراثیم (مائیکروب) کی پہچان اوران پر دوائیوں کے اثرات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ خون کے کھانے سے ان میں موجود بیماری پیدا کرنے والے جراثیم انسانی جسم میں داخل ہوکر اسے بیمار کرسکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جس جانور کا خون صحیح طریقے سے بہہ نہ جائے تو اس کا گوشت بہت جلد خراب ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے جسم میں خون رہ جانے کے سبب اس میں مختلف بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم بننا شروع ہو جاتے ہیں جس کی بناء پر اس کا گوشت بہت جلد گل سڑ جاتا ہے اور کھانے کے قابل نہیں رہتا۔ (۱)

خون کھانے سے انسانی خون میں یوریا کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو کہ صحت کے لئے مضر ہے۔

کسی بھی جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس سے خون تیزی سے بہنے لگتا ہے اور کچھ دیر کے بعد وہ خون جم جاتا ہے انسانی معدہ میں اس منجمد خون کو ہضم کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی اس لئے جب کوئی شخص یہ خون کھائے تو یہ معدے میں جا کر دوسری غذاؤں کو بھی نا قابل ہضم بنا دیتا ہے اور نظام انہضام میں خرابی پیدا کر دیتا ہے جس کی بناء پر الٹیاں آنے لگتی ہیں اور طبیعت بوجھل اور خراب ہو جاتی ہے (2)

جس طرح خون کا کھانا بیماری کا باعث بنتا ہے اسی طرح انتقال خون یعنی بلڈ ٹرانفیوژن (Blood Transfussion) بھی مختلف قسم کی بیماریوں کا باعث بنتا ہے اگر چہ علماء نے ضرورت کے تحت انتقال خون کو جائز قرار دیا ہے تاہم جدید تحققات سے پتہ چلا ہے کہ انتقال خون سے بھی بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جن میں یرقان، ملیریا، آتشک اور ایڈز وغیرہ شامل ہیں۔ (3)

جس اندھا دھند طریقے سے غریب اور ترقی پذیر ممالک میں انتقال خون ہو رہی ہے وہ خطرے سے خالی نہیں ہمارے ہاں خون میں خطرناک بیماریوں کے وائرس کا پتہ چلانے کے لئے کوئی خاص ٹسٹ نہیں ہوتے نہ ہی خون دینے والے کے جسم میں خطرناک بیماریوں کا پتہ چلانے کے لئے کوئی مخلصانہ کوشش کی جاتی ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں خون کا پہلے سے مکمل تجزیہ کیا جاتا ہے اور جب خون کے ہر قسم کے وائرس سے پاک ہونے کا سرٹیفکیٹ دی جائے تب انتقال خون عمل میں لائی جاتی ہے ورنہ نہیں۔

ہمارے جیسے ترقی پذیر ملک میں انتقال خون میں بہت زیادہ احتیاط برتنا چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم انتقال خون کی بناء پر معاشرے میں بیماریاں ختم کرنے کی بجائے بیماریاں پھیلانے کا باعث بن جائیں وائرس کے حامل خون کا

---

(1) لوئس پاسچر سے سینکڑوں سال قبل قرآن کریم نے ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے جسکی بناء پر چیزیں گل سڑ جاتی ہے۔ کیونکہ ان چیزوں پر "خبیث" کا اطلاق ہوتا ہے (2)(i) مع الطب فی القرآن الکریم ص: 134 (ii) المصالح العقلیہ لاحکام النقلیہ ص: 283-281

Islamic Thoughts and Scientific creativity vol. No. I No 2 1990, P: 26 (3)

انتقال کسی بھی صورت میں اسلام میں جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

(خنزیر۔۔۔۔۔۔سور کا گوشت) قرآن کریم میں مختلف مقامات پر سور کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہے اور نبی کریم صلعم نے تو خنزیر کی کھال، ہڈی اور چربی سب کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ (1)

ترجمہ: ''یقیناً'' تم پر مردار خون اور سور کا گوشت حرام کر دیا گیا ہے''

سور کے گوشت کو صرف اسلام نے حرام قرار نہیں دیا بلکہ یہودیت اور عیسائیت میں بھی اس کا استعمال ممنوع ہے (2) یہودی اپنی الہامی کتاب کا لحاظ کرتے ہوئے اس کو استعمال نہیں کرتے چنانچہ اسرائیل میں خنزیر کے گوشت کی خرید و فروخت پر پابندی لگائی گئی ہے (3) جبکہ عیسائی سور کے گوشت کو بڑے شوق سے کھاتے ہیں ارشاد نبوی ہے:

عن جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلعم يقول عام الفتح وهو بمكة ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والا صنام فقيل يا رسول الله ارايت شحوم الميتة فانه يطلى بها السفن وتدهن بها الجلود ويستصبح بها الناس فقال لا هو حرام ثم قال رسول الله عند ذالک قاتل الله اليهود ان الله لما حرم عليهم شحو مهما اجملوه ثم باعوه فاكلوا المنه (4)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیشک اللہ اور اس کے رسول نے شراب مردار خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام قرار دی ہے تو پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول مردار کی چربی کے بارے میں کیا حکم ہے کیونکہ اس سے کشتیوں کی طلائی کی جاتی ہے اور جلد کو چکنا کیا جاتا ہے اس سے چراغ جلائے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کا استعمال بھی حرام ہے اور فرمایا اللہ یہودیوں کو غارت کر دے اللہ نے ان پر مردار اور خنزیر کا گوشت حرام قرار دیا تھا تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر اس کو فروخت کرتے رہے۔ اور پھر اس سے حاصل شدہ رقم کو کھاتے رہے۔

علماء اسلام نے خنزیر کے تمام اعضاء و جوارح کو حرام قرار دیا ہے۔ (4)

خنزیر کو مکمل طور پر حرام قرار دینے میں ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ جب اس کا گوشت حرام ہو گیا تو پھر معاشرے میں کوئی بھی اس کو نہیں پالے گا اور اس طرح اس جانور کی نسل نہیں بڑھے گی لہٰذا جس معاشرے میں سرے سے یہ جانور ہی نہیں

---

(1) البقرہ 173:2 (2) انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (مائکرو) زیر لفظ Pork

(3) تفسیر ماجدی (انگریزی) 106:1 (4) صحیح مسلم کتاب المساقات باب تحریم بیع الخمر

(5) تفسیر القرطبی سورۃ البقرہ 173:2 (ii) تفسیر احکام القرآن لابن عربی البقرہ 173:2

ہوگا وہاں پر اس کی گندہ عادتوں کے مضر اثرات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ خنزیر کی بری عادتیں اس کے گوشت سے زیادہ برے اثرات مرتب کرسکتی ہیں۔ جولوگ سور کو پالتے ہیں ان کے بقول خنزیر ہمہ خور (Ominvorous) ہے یعنی سبزی اور گوشت وغیرہ سب کچھ کھالیتا ہے اس لئے دوسرے جانوروں کے مقابلے میں اس کو پالنا آسان اور سستا پڑتا ہے یہ انسانی پاخانہ کے علاوہ اپنا پاخانہ بھی کھالیتا ہے[1]

خنزیر کے جنسی عادات واطوار بھی دوسرے تمام جانوروں سے مختلف ہوتے ہیں یہ ہر جگہ اور ہر وقت جنس خواہش کی تکمیل میں لگا رہتا ہے اور اس کی مادہ بہت سارے نروں سے اپنا جنسی تسکین کرواتی ہے چنانچہ اس قسم کے بے حیا اور بے شرم جانور کا گوشت انسان کے اخلاق پر ضرور برا اثر ڈالتا ہے جن اقوام میں اس کے گوشت کا استعمال عام ہے وہ بھی سور کی طرح بے حیا اور بے شرم ہوتے ہیں۔[2]

سور کے گوشت میں دوسرے جانوروں کے مقابلے میں چربی بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کا گوشت کھانے والوں کے خون میں کولسٹرول کی مقدار مناسب حد سے زیادہ ہوتی ہے جو خون کی نالیوں کی سختی امراض قلب اور بلڈ پریشر جیسے بیماریوں کا باعث بنتا ہے[3] اس لئے اس کا گوشت کھانا خطرے سے خالی نہیں ہوتا ہے اگرچہ امریکہ میں اس کے گوشت کی درجہ بندی کی جاتی ہے اول درجے کے گوشت میں چربی کی مقدار کو صحیح تناسب پر لایا جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے اور تیسرے اور چوتھے درجے کے گوشت میں چربی کی مقدار تسلی بخش حد سے زیادہ ہوتی ہے[4] لیکن اس کے باوجود اس کی چربی سے پیدا ہونے والی بیماریوں پر قابو نہیں پایا جاسکا ہے اب تو مغرب میں عام لوگ بھی ایسے گوشت کا خریدنا پسند نہیں کرتے جس میں چربی کی مقدار حد سے زیادہ ہو اور جو صحت کے لئے مضر ہو۔

سور کے گوشت میں بہت زیادہ چربی ہونے کے علاوہ چند ایک طفیلی کیڑے بھی ہوتے ہیں جو کہ انسان کے جسم میں داخل ہوکر مختلف بیماریوں کا باعث بنتے ہیں ان میں سے درج ذیل طفیلی کیڑے بہت اہم ہیں۔

ا۔ <u>چپٹا کیڑا (Taeniasolium)</u> اس طفیلی کیڑے کی لمبائی ایک ملی میٹر سے لیکر 15 ملی میٹر تک ہوتی ہے یہ سور کے گوشت میں موجود رہتا ہے اور اس قسم کا گوشت کھانے سے یہ انسانی جسم میں داخل ہوجاتا ہے۔ اس کا حملہ معدہ آنتوں عضلات اور دماغ پر ہوتا ہے انسانی جسم میں یہ اپنی نسل کو بڑھاتا رہتا ہے اور تقریباً چار ہزار کے

---

(1) دیکھئے Islamic Medicine (Shahid)) P:187 (ii) مع الطب فی القرآن ص:137

(2) المصالح العقلیہ لاحکام النقلیہ ص:279

(3) دیکھئے The effects of fat thickness and sex on pig meat quality Anim. prod. 43 (1986)p:535

(4) انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا زیر لفظ "PORK"

قریب بچوں کو جنم دینے کے بعد انہیں پورے بدن میں پھیلا دیتے ہیں یہ بچے خون کے ساتھ بہہ کر جلد کے نیچے پٹھوں جوڑوں اور دماغ تک پہنچ جاتے ہیں جس کی وجہ سے جوڑوں میں مسلسل درد رہتا ہے[1] اور مسلسل اسہال کی شکایت ہونے لگتی ہے[2] اگر یہ طفیلی کیڑا ایک بار دماغ تک پہنچ جائے تو پھر یہ اس شخص کو مرگی Epilipsy کے مرض میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کا علاج بہت مشکل ہو جاتا ہے۔[3] غربی ملکوں میں (Brain tumer) دماغ کی رسولی کی ایک وجہ یہی طفیلی کیڑا ہے۔[4]

2۔ گول کیڑا (Trichinella Spiralis) یہ طفیلی کیڑا 1.5 ملی میٹر سے لیکر چار ملی میٹر تک لمبا ہوتا ہے یہ کیڑا بھی خنزیر کا گوشت کھانے سے انسانی جسم میں داخل ہو سکتا ہے اور چھوٹی آنت میں اپنے اردگرد ایک حفاظتی حصار بنا کر اپنے لاروا کو خون کے ذریعے پورے جسم میں پھیلا دیتا ہے جس کی بناء پر انسان پٹھوں کے درد اور سوجھن میں مبتلا ہو جاتا ہے[5] اس کی وجہ سے فیل پاء (سوجھن کی وجہ سے پیروں اور پنڈلیوں کا پھول جانا) نامی بیماری لاحق ہو سکتی ہے اور انسان چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتا[6] اس کیڑے سے پیدا ہونے والا درد اگر بہت زیادہ شدید ہو تو انفکشن کے باعث مریض چار سے چھ ہفتوں تک کے اندر اندر مر سکتا ہے۔[7]

3۔ نباتاتی جراثیم (Fungus)

یہ بیماریاں خنزیر سے انسانوں کو منتقل ہوتی ہیں اور انسان کی صحت پر برے اثرات ڈالتی ہیں۔

4۔ خلیہ خور (Virus) خنزیر بعض قسم کے خطرناک وائرس انسانوں کو منتقل کرنے کا باعث بنتے ہیں مثلاً باؤلے کتے کی بیماری Rabies انفلوئنزا اور (Swine influenza) دماغ کی جھلیوں کی بیماری۔[8]

امریکہ اور یورپ میں سور کے گوشت کو مارکیٹ میں لانے سے قبل اسکا خوردبینی معائنہ کیا جاتا ہے اور جس سور کے گوشت میں یہ طفیلی کیڑے پائے جائیں اس کو ضائع کر کے باقی مائدہ کو طفیلی کیڑوں سے پاک کا سٹوفکیٹ دیا جاتا ہے اور اس کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے لیکن ان تمام تر احتیاطی تدابیر کے باوجود وہاں پر ان کیڑوں سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں کمی واقع نہیں ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خوردبینی مطالعے بھی ان طفیلی کیڑوں کو ڈھونڈنے میں ناکام ہو گئے ہیں ایک ممتاز مغربی ڈاکٹر Petty Wedexon کہتا ہے۔

---

(1) Encyclopeadia Britanica "Tape worm"

(2) Science and technology int he islamic world vol-6 July/ Sept 1988 P:160

(3) Islamic Mediciene (Shahid) PP: 70-72

(4) ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک نومبر ا دسمبر 1972 "خنزیر کے نقصانات" (5) دیکھئے حوالہ نمبر 3 صفحہ ھذا

(6) کتاب المفردات ص: 426 (7) دیکھئے حالہ نمبر 2 صفحہ ھذا (8) حوالہ نمبر 4 صفحہ ھذا

''درحقیقت جو مرض اس کے باعث فرانس' اٹلی' جرمنی' امریکہ اور برطانیہ میں عام ہے وہ مشرقی ممالک میں وہاں رہنے والوں کے مذہب میں حرام ہونے کی بناء پر نادرالوجود ہے''۔(1)

سور کے گوشت میں (CLOSTRIDIUM BETULINUM) نامی ایک خطرناک غذائی تسمم Food (Poisoning) کی بیکٹیریا ہوسکتا ہے جو کہ Neuro Paralysis نامی بیماری کا باعث بنتا ہے اس بیماری میں عمل تنفس کے عضلات شل ہوجاتے ہیں اور مریض جلدی مرجاتا ہے۔(2)

منخنقہ (گلا گھونٹ کر مارا ہوا) منخنقہ کے حروف اصلی ''خ ن ق'' ہے۔ اس کا مصدر خنق ہے اور اس کے معنی ہیں گلا گھونٹ کر یا دبا کر مارا ہوا جانور۔(3)

جو حلال جانور گلا گھٹنے سے مرجائے اور اسے اسلامی طریقے سے ذبح نہ کیا جائے شریعت نے اس کا گوشت حرام قرار دیا ہے دراصل کسی جانور کے دم گھٹنے یا گلا دبا کر مرجانے سے اسکے بدن سے خون کا اخراج نہیں ہوتا اور یہ خون بدن کے اندر رگوں میں منجمد ہوجاتا ہے چونکہ خون جراثیم کے نشوونما کا بہترین ذریعہ ہے(4) اس لئے اس قسم کے جانور کا گوشت بہت جلد مائکروب کی آماجگاہ بن جاتا ہے جس کی وجہ سے گوشت کا رنگ گہرا سرخ اور ذائقہ بدبودار ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ دم گھٹنے کی وجہ سے بدن میں ہسٹامین پیدا ہوجاتی ہے اور یہ گوشت کو بدبودار بنادیتی ہے یہ جراثیم آلود گوشت انسانی صحت کے لئے مضر ہوتا ہے اس لئے اسلام نے اس قسم کے جانور کا گوشت کھانے سے منع کرکے انسانی صحت پر اس کے پڑنے والے برے اثرات سے انسانیت کو بچالیا ہے۔

موقوذۃ: وقذ سے نکلا ہوا ہے اور ''وق ذ'' اس کا مادہ ہے۔

وقذ باب وعد سے ہے اور اس کے معنی ہے لاٹھی یا کسی اور چیز کے ضرب سے مرجانے والا جانور۔(6)

2: متردیۃ۔

اس کے حروف اصلی ''ردی'' ہیں اور اسکے معنی ہیں پہاڑ یا کسی بلند جگہ سے گر کر مرجانے والا جانور۔(7)

---

(1) روح اسلام ص: 1038

(2) Assessment of Botulism Hazards from curedmeat (I) Products, Food Technology 36 (12) PP:95 PP: 95 - 104 (II) National health and Medical research council (NHMRC) Nutrition policy statements, canberra: AGPS 1986.

(3) المختار بذیل مادہ ''خنق'' (4) Islamic thoughts and scientific creativity vol I No., 1990 p:26

(5) مع الطب فی القرآن الکریم ص: 135 (6) تاج العروس بذیل مادہ ''وق ذ''

(7) (i) تاج العروس زیر لفظ ''ردی'' (ii) المختار زیر لفظ ''ردی''

3: **نطیحۃ۔**

اس کے حروف اصلی ''ن ط ح'' ہیں اور اس کے معنی ہیں سینگ کے چوٹ سے مرجانے والا جانور[1]

درج بالا تینوں صورتوں میں کسی بھی صورت میں اگر کسی جانور کی موت واقع ہو جاتی ہے تو اس کا گوشت استعمال کرنا از روئے شریعت حرام ہو جاتا ہے دراصل جب کسی جانور کو چوٹ لگتی ہے خواہ وہ کسی لاٹھی سے ہو کسی بلندی سے گر جانے سے ہو یا کسی دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے ہو تو اس جانور کے جسم میں اس چوٹ کی وجہ سے کچھ کیمیاوی تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں چوٹ کی جگہ سرخ ہو جاتی ہے پھر اس جگہ ورم پڑ جاتے ہیں اور بعد میں وہ جگہ نیلی رنگ کی شکل اختیار کر جاتی ہیں حقیقت میں چوٹ کی وجہ سے جلد کے نیچے خون کی باریک باریک نالیاں پھٹ جاتی ہیں اور وہاں پر خون جمع ہو جاتا ہے اور یہی خون بدن کے باقی حصوں میں مائیکروب پہنچانے کا ذریعہ بنتا ہے جس جگہ پر چوٹ لگی ہوئی ہوتی ہے وہ مضر صحت جراثیم کو جسم کے اندر لے جانے کا باعث بنتا ہے گویا یہ زخم جسم کے اندر داخل ہونے والے جراثیم کے لئے ایک دروازے کا کام دیتا ہے اور یوں یہ جراثیم اندر جا کر وہاں پر موجود منجمد خون کو اپنی کمین گاہ بنا دیتے ہیں جسکی بناء پر اس قسم کے مردار جانور (بغیر ذبح کیے) کا گوشت قابل استعمال نہیں رہتا۔

اس کے علاوہ چوٹ کی وجہ سے جانور کے جسم میں ہسٹامیں (Histamine) کا پیدا ہونا یقینی بات ہوتی ہے اور گوشت میں ہسٹامین کی بو رچ بس جاتی ہے جسکی بناء پر وہ گوشت بہت جلد گل سڑ جاتا ہے۔[2]

---

(1) (i) لسان العرب بذیل مادہ ''نطح''

(2) دیکھئے The cyclopeadia of Medicine and surgery under the heading "Histamina"

________OOO________

مراجع و مصادر

1۔ قرآن کریم 2 احکام القرآن، ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن عربی 543ھ، دارالفکر بیروت 1974ء

3۔ لباب التاویل فی معانی التنزیل (تفسیر الخازن) عبد الله بن احمد بن محمود النسفی دارلمعارف للطباعه والنشربیروت لبنان.

4. الجامع لا حکام القرآن (تفسیر القرطبی) ابی عبد الله محمد بن احمد الانصاری القرطبی 671ھ مطبعة دارالکتب المصریه قاہرہ طبع دوم 1952ء

5۔ تفسیر ماجدی (انگریزی) عبدالماجد دریابادی مطبع کراچی طبعہ اول 1991ء

6۔ تفسیر معارف القرآن، مفتی محمد شفیع، ادارہ المعارف کراچی۔

7۔ الجامع الصحیح البخاری، امام محمد بن اسماعیل بخاری 254ھ سعید کمپنی کراچی۔

8۔ الجامع الصحیح المسلم، امام ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری 261ھ سعید کمپنی کراچی۔

9۔ سنن ترمذی، امام حافظ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی 279ھ سعید کمپنی کراچی 1985ء

10۔ الجامع السنن حافظ ابی عبدالرحمان احمد بن شعیب النسائی 303ھ مکتبہ الفاروقیہ ملتان۔

11۔ سنن ابن ماجہ حافظ عبداللہ ابن ماجہ محمد بن یزید القزوینی 237ھ مکتبہ الفاروقیہ ملتان۔

12۔ الجامع السنن، ابوداؤد سلیمان ابن الاشعث بجستانی 275ھ مکتبہ امدادیہ ملتان۔

13۔ السنن الکبریٰ حافظ ابی بکر محمد بن حسین بن علی البیہقی 485ھ نشر السنۃ ملتان۔

14۔ مسند احمد امام احمد بن حنبل دار الفکر بیروت۔

15۔ نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ جمال الدین ابی محمد عبداللہ بن یوسف الزیلعی 763ھ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور۔

16. الا سرار الطبیة و الا حکام الفقهیة، محمد علی البار الدار السعو دیه جدة 1986ء

17. المصباح العقلیه لا حکام النقلیة مولانا اشرف علی تھانوی، ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور۔

18۔ زادالمعاد، حافظ ابن قیم الجوزیہ 751ھ دار احیاء التراث العربی بیروت۔

19۔ طب نبوی اور جدید سائنس، ڈاکٹر خالد غزنوی، فیصل ناشران، کتب اُردو بازار لاہور 1987ء

20۔ طب نبوی حافظ اکرام الدین واعظ الفیصل ناشران کتب لاہور۔

21۔ الاسلام والطب الحدیث، سعید رجا عبیدات المکتبۃ العلمیۃ لاہور 1978ء

22۔ مع الطب فی القرآن الکریم، دکتور عبدالحمید دیاب ود کتور احمد قرقوز، موسسہ علوم القرآن دمشق۔

23۔ تاریخ طب، حکیم راحت نسیم سوہدروی شیخ بشیر اینڈ سنز اردو بازار لاہور۔

24۔ روح اسلام عفیف عبدالفتاح طبارہ (اردو ایڈیشن) مکتبہ الھدیٰ کراچی۔

25۔ احسن الفتاویٰ مفتی رشید احمد لدھیانوی قرآن محل کراچی 26۔ کفایت المفتی، مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی مکتبہ امدادیہ ملتان

27۔ تاج العروس مرتضیٰ الزبیدی دار الکتب العربیہ بیروت۔

28۔ لسان العرب، علامہ ابن منظور، نشر ادب الحوزہ قم، ایران۔

29۔ المختار من صحاح اللغۃ محمد محی الدین عبدالحمید ومحمد عبداللطیف السکی انتشارات ناصر خسرو، تہران، ایران۔

30۔ جمہرۃ اللغۃ، علامہ ابن درید، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن 1351ھ

31۔ کتاب المفردات، حکیم مظفر حسین اعوان شیخ غلام علی اینڈ سنز انارکلی لاہور 1983ء

32۔ ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک نومبر ادسمبر 1972ء

______OOO______